نوحہ

374

خیمے جلنے لگے اُٹھ رہا ہے دھواں
غیرتوں کے امیں شیرِ ام البنینؑ حشر کا ہے سماں رہ گیا تو کہاں

تھامے ٹوٹی کمر جب علیؑ کا پسر رویا غم میں تیرے شاہؑ کے حال پر
رویا عرشِ بریں اور لرزی زمیں کانپ اُٹھا آسماں رہ گیا تو کہاں

ایک نیزہ لگا قلب اکبرؑ چھدا شہؑ گرے خاک پر جونہی اکبرؑ گرا
غازی عباسؑ کو کوئی آواز دو بولی اکبرؑ کی ماں رہ گیا تو کہاں

کیوں نہ آنا ہوا تیرا شیر جری دیکھ کر شہؑ پہ یہ بے کسی کی گھڑی
گر گئے خاک پر شہؑ اُٹھاتے ہوئے لاشہِ نوجواں رہ گیا تو کہاں

لوٹنے کیلئے اشقیاء آ گئے غم کے مارے ہوئے اور گھبرا گئے
کیا گھڑی آ گئی ہائے آلِ نبیؐ ہو گئی بے اماں رہ گیا تو کہاں

مارتا ہے ارے یوں طمانچے لعیں بیٹی شبیرؑ کی مر نہ جائے کہیں
خوف سے سہم کر روئی ہے اس قدر بندھ گئیں ہچکیاں رہ گیا تو کہاں

دیکھ کر یہ جفا دیکھ کر یہ ستم سر جھکائے ہوئے رو رہا ہے علم
سر پہ زینبؑ کے اب نہ کوئی ہے ردا نہ کوئی سائباں رہ گیا تو کہاں

ظلم اور جور کی انتہا ہو گئی ظالموں نے سروں سے رِدا چھین لی
یاد کر کے تجھے بال کھولے ہوئے روئیں سیدانیاں رہ گیا تو کہاں

کر دے عباسؑ کو کوئی گوہرِ خبر جشن کا ہے سماں شامیوں میں اُدھر
رو رہی ہے اِدھر خاک پر بیٹھ کر تیری شہزادیاں رہ گیا تو کہاں